2007ءامریکی فوج پر بھاری

تحریر: قاری نوید مسعود ہاشمی

امریکہ کہ جس کو دنیا میں جنگیں کرنے کا بڑا شوق ہے بالخصوص مسلم ممالک پر حملے کرنا جس کا پسندیدہ مشغلہ ہے جارج ڈبلیو بش کے عرصہ صدارت میں تو امریکی جنگی جنون عروج پر پہنچا ہوا ہے،آج کے کالم میں اس بات کا جائزہ لیتے ہیں،کہ جنونی امریکی فوج پر سال 2007ءکیسا گزرا اگر میں اپنی طرف سے کچھ لکھوں گا تو شاید پاکستان میں موجود امریکی نمک خواروں کے پیٹ میں مروڑ اٹھیں گے اس لئے میری کوشش ہوگی کہ یہ جائزہ امریکی ذرائع ابلاغ میں شائع ہونے والی رپورٹوں کی روشنی میں پیش کیا جائے،میرے سامنے اس وقت معروف امریکی جریدہ لاس اینجلس ٹائمز کھلا ہوا ہے، یہ امریکی جریدہ اپنی تازہ اشاعت میں لکھتا ہے..... کہ حالیہ ہفتے کی ابتدا میں قندھار میں طالبان نے گھات لگا کر حملہ کیا جس میں 6 امریکی فوجی ہلاک ہوئے،ان 6 امریکی فوجیوں کی ہلاکت کے بعد افغانستان میں برسرپیکار امریکی فوج کیلئے سال 2007ءہلاکتوں کے اعتبار سے تباہ کن سال بن گیا ہے جریدے کے مطابق اب تک افغانستان میں کسی بھی ایک سال میں ہلاک ہونیوالی امریکی فوجیوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد 98 تھی،جبکہ 2007ءمیں یہ تعداد 100 کا عدد پار کر گئی (واضح رہے کہ امریکی ذرائع ابلاغ ہلاک شدگان کی تعداد فوج کے جاری کردہ اعداد وشمار کی روشنی میں بتاتے ہیں جو کہ ہمیشہ اصل تعداد سے بہت کم ہوتی ہے،لیکن آزاد ذرائع اور مجاہدین کی جاری کردہ رپورٹوں میں مرنے والے امریکی فوجیوں کی تعداد اس سے کئی گنا زیادہ ہے) جبکہ حالات یہ بتا رہے ہیں کہ سال کے بقیہ 50 دن جو ابھی باقی ہیں اس میں مرنے والے امریکی فوجیوں کی تعداد میں مزید اضافہ ہونے کے واضح امکانات موجود ہیں،جریدے کے مطابق،حیران کن بات یہ ہے کہ طالبان نے اس سال گزشتہ سالوں کی نسبت فدائی حملے کم کئے اور اب وہ امریکی فوج کو گھیرے میں لیکر مارنے کی حکمت عملی اپنا چکے ہیں اور اس میں بڑی حد تک کامیابی بھی حاصل کر چکے ہیں،رپورٹ کے مطابق افغانستان میں جنگ کے حوالے سے لگائے گئے تمام تر اندازے غلط ثابت ہو چکے ہیں اور یہ مہم تیزی سے ناکامی کی طرف بڑھ رہی ہے،ہم ہر موسم میں یہ کہتے ہیں کہ اب طالبان کے حملے کمزور پڑ جائیں گے لیکن معاملہ ہمیشہ برعکس ہوتا ہے اور طالبان کی جو تحریک اب تک صرف جنوبی اور مشرقی افغانستان تک محدود تھی اب شمال اور مغرب کے اکثر علاقوں میں قدم جما چکی ہے،ایک اور اہم ترین بات جو امریکی جریدے نے اپنی رپورٹ میں کہی ہے وہ یہ ہے کہ اب دنیا اس حقیقت کو بھی سمجھنے لگی ہے کہ امریکی حکومت کا یہ پروپیگنڈہ غلط ہے کہ افغانستان میں حملے کرنے والے لوگ پاکستان کے زیر انتظام قبائلی علاقوں سے آکر کارروائیاں کرتے ہیں اور واپس بھاگ جاتے ہیں کیونکہ اس سال کارروائیوں کی شدت ہلمند،کابل اور شمالی افغانستان میں زیادہ رہی اور یہ تمام علاقے پاکستان کے زیر انتظام قبائل سے کافی دور واقع ہیں (اے کاش کہ پاکستان کے فوجی حکمران بھی یہ رپورٹ پڑھ کر امریکہ کو سخت جواب دینے کی اپنے اندر ہمت پیدا کر لیں)۔

افغانستان سے دوسری اہم خبر نیٹو افواج کے سربراہ کا اعتراف شکست ہے،جس میں اس نے یہ برملا اعلان کیا ہے کہ ”افغانستان میں اگر ہماری یہی صورتحال رہی اور اسے بدلنے کیلئے کوئی مؤثر لائحہ عمل مرتب نہ کیا گیا تو ہم شکست کھا جائیں گے“ افغانستان میں موجود نیٹو کی افواج کی بزدلی کا اندازہ جارج ڈبلیو بش کی قریبی اتحادی جرمن چانسلر انجیلا مرکل کے اس بیان سے لگایا جا سکتا ہے کہ جو اس نے کابل میں پریس کانفرنس کے دوران جاری کیا،جرمن چانسلر انجیلا مرکل کہتی ہے کہ ”جرمن افواج اپنا زیادہ وقت شمال کے علاقے میں گزاریں گی جو پرامن ہے،بحالت مجبوری مختصر تعداد کو جنوب یا مشرق کے ان علاقوں میں بھی بھیجا جا سکتا ہے، جہاں حالات خراب ہیں“ واضح رہے کہ افغانستان میں تقریباً تین ہزار جرمن افواج موجود ہیں اور مزار شریف میں تعینات ہیں، جو نسبتاً پرامن علاقہ ہے،بہرحال اس رپورٹ کے مطابق سال 2007ءافغانستان میں مجاہدین کی

کارکردگی اورامریکی نقصانات کے حوالے سے ''ریکارڈ بریکنگ'' سال رہااب آیئے میں آپ کوامریکہ کے دوسرے محاذ یعنی عراق کی طرف لئے چلتاہوں کہ وہاں 2007ء میں امریکی فوجیوں پر کیا گزری،امریکی جریدے لاس اینجلس ٹائمز کے مطابق عراق میں بھی امریکی فوجی نقصان کے اعتبار سے 2007ء ریکارڈ ساز سال رہااورگزشتہ 4 سالوں کی نسبت اس سال امریکی افواج کوزیادہ جانی نقصان اٹھاناپڑا،رپورٹ کے مطابق یکم نومبر 2007ء تک عراق میں امریکی مقتولین کی تعداد 860 ہو چکی تھی، جبکہ مجاہدین عراق کے جاری کردہ اعداد وشمار کے مطابق مرنے والے امریکی فوجیوں کی تعداد چار ہزار سے زائد ہے،بہر حال اگر اسی عدد کو لے لیا جائے جو امریکی حکام نے تسلیم کرلیا ہے تب بھی یہ تعداد گزشتہ تمام سالوں سے زائد بنتی ہےاور سال ختم ہونے تک اس تعداد میں کافی اضافہ متوقع ہے کیونکہ سردیوں کا موسم شدید ہونے سے پہلے مجاہدین کی کارروائیوں میں ہمیشہ شدت آجاتی ہے،امریکی فوج کے ساتھ کام کرنے والے طبی ادارے ''فرینڈز فورسوشل ریسپونسبلٹی'' نے انکشاف کیا ہے کہ عراق میں امریکی فوج کے علاج معالجے پر خرچ ہونیوالی رقم 650 بلین ڈالر سے تجاوز کرگئی ہے، جو اس تخمینے سے دوگنا ہے جو جنگ سے پہلے اس مقصد کیلئے امریکی پالیسی سازوں نے متعین کیا تھا.....ادارے نے اپنی رپورٹ میں جس کا عنوان ''شاک اینڈ ٹیرر بیٹنگ دی نیشن'' ہے کہا ہے کہ امریکی فوج میں دماغی اور نفسیاتی امراض کی بڑھتی ہوئی شرح پوری قوم کیلئے انتہائی خطرناک ہےاوراوپر سے ان اخراجات کی مسلسل اونچی ہوتی شرح ملکی معیشت کو برابر نیچے لے جارہی ہے،پوری امریکی قوم ایک صدمے اورخوف کی کیفیت میں مبتلا ہےاور یہ سوچنے پر مجبور ہے کہ کیا ہم صرف جنگ کا ایندھن بننے کیلئے پیدا ہوئے ہیں؟اس رپورٹ کے ساتھ ہی امریکی سینٹرل کمانڈ کے سربراہ جنرل جان ابی زید کا یہ بیان منظر عام پر آیا ہے کہ مشرک وسطی میں اپنے مقاصد کی تکمیل کیلئے 25 سے 50 سال تک رہنا پڑسکتا ہے،یعنی امریکی قوم کو اگلے 50 برس تک مزید صدمات اورخوف برداشت کرتے رہنے کیلئے تیار رہنا چاہئے،دوسری طرف اس دسمبر میں عراق پر امریکی جارحیت کو 4 سال مکمل ہو جائینگے،لیکن گزشتہ 4 سالوں میں امریکہ نے عراق میں سوائے آہوں،سسکیوں، زخمیوں اور لاشوں کے کچھ نہیں چھوڑا،امریکی فوج عراق میں وحشت وبربریت کی ایسی ایسی داستانیں رقم کررہی ہے کہ جس کو سن کر وجود پر لرزہ طاری ہو جاتا ہےاور ذہن اس نکتے پر مزید پختہ ہو جاتا ہے کہ امریکہ دنیا کا سب سے بڑا وحشی اور دہشتگرد ملک ہے گزشتہ 4 سال میں امریکی فوج کے ہاتھوں عراق میں دس لاکھ لوگ لقمہ اجل بن چکے ہیں اور چالیس لاکھ سے زائد عراق کے لوگ دربدر ٹھوکریں کھانے پر مجبور ہیں،عراق کی معیشت تباہ ہو چکی ہے،امریکہ اس لاحاصل اورفضول جنگ پر اب تک 4 کھرب 50 ارب ڈالر پھونک چکا ہے،امریکہ عراق میں اپنی فوجوں پر دو لاکھ ڈالر فی منٹ کے حساب سے خرچ کررہا ہے۔ہر امریکی کے انکم ٹیکس کے ہر ڈالر سے 40 سینٹ جنگی مقاصد کیلئے استعمال ہورہے ہیں،لیکن اتنا کچھ کرنے کے باوجود امریکہ عراق میں نہ صرف یہ کہ اپنے مکروہ مقاصد میں مکمل ناکام ہو چکا ہے بلکہ اس کے فوجی عراقی مجاہدین سے زندگی کی بھیک مانگتے نظر آتے ہیں.....کیا اسلحے،ڈالروں اورفوجی طاقت کے زور پر امریکہ افغانستان اورعراق میں کامیاب ہورہا ہے؟امریکی ذرائع ابلاغ تو اس بات کی پرزور نفی کررہے ہیں.....اورحالات اس بات کی طرف واضح اشارے کررہے ہیں کہ امریکہ نے عراق اورافغانستان پر جو جارحانہ چڑھائی کی تھی آنے والا وقت اسے سمجھائے گا کہ طاقت کے بل بوتے پر وہ کبھی بھی مسلمانوں کو مٹانے کا خواب پورا نہیں کرسکے گا۔انشاءاللہ